Department of Islamic Studies 06/08/2021
M.A.Islamic Studies Semester I, Paper MIS-103
Topic: *Jame Tirmizi ka Taarut.*
Dr.Mohd Akram Raza

# جامع ترمذی کاتعارف

سنن ترمذی کو یوں تو کئی مختصر ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے؛ لیکن شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ نے "تحقیق اسمی الصحیحین واسم جامع الترمذی" میں کئی دلائل اور قرائن کی روشنی میں واضح کیا ہے کہ اس کتاب کا مکمل اصلی نام یہ ہے:
"الجامع المختصر من السنن عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، ومعرفۃ الصحیح والمعلول، وما علیہ العمل"

امام ترمذیؒ نے اپنی اس کتاب میں خصوصیت کے ساتھ احادیثِ احکام کا اہتمام کیا ہے جن پر فقہاء کرام کا عمل رہا ہے۔ دوسری طرف اس کو صرف احکام کے لیے مختص نہیں کیا؛ بلکہ امام بخاریؒ کی طرح تمام ابواب کی احادیث لا کر اس کتاب کو جامع بنا دیا ہے۔ صحاحِ ستہ میں انہی دو کتابوں پر بالاتفاق جامع کا اطلاق کیا جاتا ہے؛ جب کہ صحیح مسلم کے سلسلے میں دونوں رائیں ہیں۔ بعض نے کہا یہ جامع نہیں ہے؛ اس لیے کہ اس میں کتاب التفسیر کا بہت مختصر حصہ شامل ہے؛ جب کہ بعض نے کتاب التفسیر کے نفسِ وجود کا لحاظ کرتے ہوئے صحیح مسلم کو بھی جامع مانا ہے... امام ترمذی کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ ایک روایت لانے کے بعد "وفی الباب" سے دوسری روایات کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔

حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی لکھتے ہیں کہ ایک بار ہرات میں امام ابواسماعیل عبداللہ بن محمد انصاریؒ کے سامنے امام ترمذی اور ان کی جامع کا تذکرہ آیا تو وہ فرمانے لگے:

"كتابه عندى أنفع من كتاب البخارى ومسلم، لأن كتابى البخاري ومسلم لا يقف على الفائدة منهما الا المتبحر العالم، وكتاب أبى عيسى يصل الى فائدته كل أحد من الناس" (شروط الأئمة الستة ص: ١٦،التقييد ١/٩٨)

"ابوعیسیٰ ترمذی کی کتاب میرے نزدیک بخاری ومسلم کی کتاب سے زیادہ نافع ہے؛ کیوں کہ بخاری ومسلم کی کتابوں سے تو صرف عالم متبحر ہی فائدہ اٹھاسکتا ہے؛ لیکن ابوعیسیٰ کی کتاب سے ہر شخص مستفید ہوسکتا ہے۔"

حافظ ابوبکر بن نقطہ بغدادی المتوفی ۶۲۹ھ اپنی مشہور کتاب "التقیید لمعرفة رُواة السنن والمسانید" میں خود امام ترمذیؒ کی زبانی ناقل ہیں:

"صنفت ہذا المسند الصحیح وعرضته علٰی علماء الحجاز فرضوا به وعرضته على علماء العراق فرضوا به وعرضته على علماء خراسان فرضوا به، ومن كان فى بيته ہذا الكتاب فكأنما فى بيته نبىٌّ ينطق وفي رواية يتكلم" (التقييد ١/٩٧)

"میں نے المسند الصحیح یعنی کتاب الجامع کو تصنیف کرکے علماء حجاز کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اس کو پسند کیا اور علماء عراق کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے بھی اس کو پسند کیا اور علماء خراسان کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے بھی اس کو پسند کیا اور جس کے گھر میں یہ کتاب موجود ہے تو اس کے گھر میں گویا خود پیغمبر علیہ السلام موجود ہیں جو تکلم فرمارہے ہیں۔"

تعدادروایات: محمد فؤاد عبدالباقی کی ترقیم کے مطابق ترمذی میں کل ۵۰ کتب ہیں اور جملہ روایات کی تعداد تین ہزار نو سو چون (۳۹۵۴) ہے۔